روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 156 | بدھ 23 صفر 1417ھ 10 وفا 1375ھش 10 جولائی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

گو اعادہ کلام کا ہوتا ہے مگر چونکہ غفلت لگی ہوئی ہے۔ ایک طرف وعظ و نصیحت سنی جاتی ہے اور دل میں تقویٰ حاصل کرنے کے لئے جوش پیدا ہوتا ہے مگر پھر غفلت ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو یہ بات بہت ہی یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی حالت میں نہ بھلایا جاوے۔ ہر وقت اسی سے مدد مانگتے رہنا چاہیئے۔ اس کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ وہ ایک دم میں فنا کر سکتا ہے۔ طرح طرح کے دکھ اور مصیبتیں موجود ہیں۔ بے خوف اور نڈر ہونے کا مقام نہیں۔ اس دنیا میں بھی جہنم ہو سکتا ہے اور بڑے بڑے مصائب آ سکتے ہیں۔ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی کسی کی مصیبت میں کام نہیں آ سکتا۔ اور کوئی شریک ہمدردی نہیں کر سکتا جب تک خدا خود دستگیری نہ کرے اور اپنے فضل سے آپ اس مصیبت کو دور نہ کرے۔ اسی واسطے ہر ایک کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ پوشیدہ علاقہ رکھے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 279)

کثرت سے اللہ تعالیٰ کی تحمید و تقدیس کرنی چاہیئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

محدود اختیار میں انسان کے لئے دو راستے کھلے ہیں ایک وہ راستہ ہے جو جہنم کی طرف لے جانے والا ہے اور ایک وہ راستہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی جنتوں کی طرف لے جانے والا ہے جو راستہ خدا تعالیٰ کی جنتوں کی طرف لے جانے والا ہے وہ امن کا راستہ' وہ سلامتی کا راستہ' وہ اطمینان قلب کا راستہ وہ تسکین قلب کا راستہ ہے۔ اسی واسطے (صاحب ایمان) جو خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق رکھنے والا اور اس کی صفات کو سمجھنے والا ہے وہ جانتا ہے کہ (-) "ذکر اللہ" کے نتیجہ میں اطمینان قلب حاصل ہو سکتا ہے اور (صاحب ایمان) اسے حاصل کرتا ہے خدا تعالیٰ کی جماعتوں پر کشائش اور فراخی اور خوشی اور دنیوی اعتبار سے مسرتوں کے دن بھی آتے ہیں۔ اس وقت بھی وہ ہنس رہے ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی جماعتوں پر امتحان کے دن بھی آتے ہیں آزمائش میں سے بھی ان کو گزرنا پڑتا ہے اور وہ خدا کے لئے اس آزمائش کو مسکراتے چہروں کے ساتھ سہہ جاتے ہیں اور پھر وہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرتے ہیں۔ یہ آزمائش دنیا کی نگاہ میں سختی کے دن ہیں لیکن (صاحب ایمان) کی نگاہ میں خدا تعالیٰ کے قرب کو زیادہ حاصل کرنے کا زمانہ ہے اور خدا تعالیٰ کے قرب کو زیادہ حاصل کرتا ہے (صاحب ایمان)

(-) لغت عربی ذکر کے معنی کرتے ہوئے یہ بیان کرتی ہے کہ ذکر زبان سے بھی ہوتا ہے اور دل کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے۔ زبان سے ذکر کرنے کے لئے ہمیں کہا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کا ورد کرو۔ خدا تعالیٰ کی تقدیس کرو تحمید کرو۔ اس کی حمد کرو۔ اسے ہر نقص سے پاک قرار دو۔ زبان کے ساتھ اقرار کرو۔ اپنے نفس کے سامنے بھی اور دنیا کے سامنے بھی کہ جس اللہ پر ہم ایمان لائے ہیں وہ قدوس ذات ہے۔ وہ ہر قسم کے نقص اور عیب اور کمزوری اور برائی سے پاک ذات ہے۔ کسی قسم کی کمزوری اور برائی ہمارے اللہ کی طرف منسوب ہی نہیں ہو سکتی اور ہر قسم کی تعریف کا سرچشمہ بھی وہی ہے یعنی جہاں کہیں کسی اور میں ہمیں کوئی تعریف کے قابل چیز نظر آتی ہے اس کا سرچشمہ اور منبع خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور تمام محامد کا مرجع اس کی ذات ہے۔ ہر حمد خدا تعالیٰ کی طرف لوٹتی ہے۔

(از خطبہ یکم اپریل 1977ء)

خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آجاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

الفضل فورم

صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب کا خطاب

ربوہ 8۔ جولائی 1996ء۔ آج شام چھ بجے دفتر الفضل میں "الفضل فورم" کے اجلاس میں مکرم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب نے کمپیوٹر کے موضوع پر خطاب کیا۔ تقریب کے صدر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل تھے آپ نے ابتداء میں محترم میاں صاحب کا تعارف کروایا اور ان کے والد محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور دادا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کا تذکرہ فرمایا۔ بعد ازاں فاضل مقرر نے کمپیوٹر کے موضوع پر اس کی تاریخ' سائنسی تفاصیل اور استعمالات پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں حاضرین نے سوال کئے جن کے فاضل مقرر نے جواب دیئے۔ آخر میں صدر جلسہ نے حاضرین اور فاضل مقرر کا شکریہ ادا کیا۔ سٹیج پر تقریب کے منتظم اعلیٰ محترم آغا سیف اللہ صاحب مینیجر و پبلشر روزنامہ "الفضل" بھی تشریف فرما تھے۔ تقریب کے بعد حاضرین کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

درخواست دعا

○ مکرم میجر (ر) عبد القادر صاحب ناظر دیوان لکھتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ بشارت النساء بیگم جو عرصہ تقریباً دو سال سے صاحب فراش ہیں ان کی طبیعت اچانک زیادہ خراب ہونے کی وجہ سے CMH داخل کروایا گیا ہے جہاں وہ انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں ہیں۔ نیم بے ہوشی سی ہے اور حالت باعث تشویش ہے۔ احباب سے درخواست ہے انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اعجازی رنگ میں شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع نواب شاہ بعارضہ قلب نواب شاہ ہسپتال میں داخل رہے ہیں۔

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم منور احمد جاوید صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ واہ کینٹ مورخہ 30۔ جون 1996ء کو موٹر سائیکل کے حادثے میں شدید زخمی ہو گئے اور مسلسل بے ہوش رہنے کے بعد مورخہ 96-7-5 کو PIMS اسلام آباد میں رات 8 بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اگلے روز مورخہ 96-7-6 کو احمدیہ قبرستان واہ کینٹ میں مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور مکرم عبد الشکور صاحب نائب امیر پنڈی نے دعا کروائی۔

موصوف ڈاکٹر منصور احمد صاحب وقار جنرل سیکرٹری و سیکرٹری دعوت الی اللہ پشاور کے بڑے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

10 وفا 1375 ھش — 10 - جولائی 1996ء

زینت - ہر انسان کی تمنا

فطرت بھی عجیب ہے کسی سے کچھ کرواتی ہے اور کسی سے کچھ۔ کوئی شخص ایک کام کرتا ہے تو اس کے سامنے ایک اور غرض ہوتی ہے۔ وہی کام کوئی دوسرا کرتا ہے تو اس کے سامنے کوئی اور غرض ہوتی ہے۔ نیتوں میں بھی فرق پڑ جاتا ہے - اعمال میں بھی اور اعمال کے نتائج میں بھی۔ دیکھنا یہ ہے کہ کونسی بات فطرت صحیحہ کے مطابق کی گئی اور کس بات میں فطرت کو کس حد تک توڑا مروڑا گیا ہے۔ اور اپنے ذوق کو آگے رکھ کر اپنے کاموں کو یا اپنی باتوں کو ایک خاص رنگ دے دیا گیا ہے۔

مثلاً زینت کو لیجئے۔ سوائے اس کے کہ انسان کی فطرت مسخ ہو گئی ہو وہ اپنے لئے زینت کا خواہاں رہتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ ہر شخص کے لئے زینت کا معیار الگ ہے اور زینت کا طریق بھی الگ ہے۔ لیکن دل کے اندر یہ خواہش ضرور ہوتی ہے کہ انسان زینت اختیار کرے۔ یا یوں کہئے کہ اچھا بن کر رہے۔ نہائے دھوئے۔ صاف ستھرا ہو۔ اچھا لباس پہنے۔ اچھا کھانا کھائے۔ یہ ساری باتیں زینت کی خواہش میں شامل ہیں۔ ایک اور شخص ہے وہ اس کے الٹ کام کرتا ہے۔ وہ کپڑے بھی اچھے نہیں پہنتا۔ کھانا بھی اچھا نہیں کھاتا۔ لیکن وہ اس کو زینت ہی سمجھتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ وہ اپنے آپ کو کسی اور طرح کا شخص پیش کرنا چاہتا ہے مثلاً بعض لوگ مذہبی طور پر بعض ایسے طریق اختیار کرتے ہیں کہ وہ صاف ستھرے بھی نہیں رہتے۔ لباس بھی اچھا نہیں پہنتے۔ کھانا بھی اچھا نہیں کھاتے۔ لیکن ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ ان کی مذہبی زینت ظاہر ہو۔ وہ اسی بات کو اپنی مذہبی زینت سمجھتے ہیں۔ باتیں تو دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں لیکن غرض دونوں کی ایک ہے۔ جو اچھا لباس پہنتا ہے۔ اور اچھا کھانا کھاتا ہے وہ بھی اپنے لئے زینت کا خواہاں ہے اور جو اپنے آپ کو ایک خاص قسم کا مذہبی شخص دکھانے کے لئے لباس بھی اچھا نہیں پہنتا اور کھانا بھی اچھا نہیں کھاتا۔ وہ زینت کی ایک دوسری قسم جسے مذہبی زینت کہا جاسکتا ہے دکھانی چاہتا ہے۔

بہرحال صاف ستھرا رہنا اور زینت اختیار کرنا انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی زینت کو پسند فرمایا ہے۔ زینت یعنی اچھا لباس اور اچھا رہن سہن۔ دوسری زینت جس کا ابھی ہم نے ذکر کیا ہے اس میں ریاء ہے۔ اس میں منافقت ہے۔ اس میں دل کی بات نہیں بلکہ دکھاوے کی بات ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ایسی زینت کا ذکر نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس زینت کا ذکر کرتا ہے جو واقعی زینت ہے۔ خوش پوشی' خوش خوراکی' اچھا رہن سہن' وہ زینت ہے اور حقیقی زینت یہی ہے ہر وہ شخص جو اس زینت کو اختیار کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنتا ہے۔ اگرچہ یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر ایک کے دل میں ایک جیسی خواہش ہو۔ بعض لوگ بہت زیادہ زینت اختیار کرتے ہیں۔ اور بعض بہت کم۔ لیکن بہرحال اپنے آپ کو اچھا بنا کے رکھنا اور وہ اس لئے کہ اچھا بنا ہوا ہی انسان دوسروں کو اچھا لگتا ہے۔ ورنہ تو لباس بھی گندا ہو۔ کھانا بھی گندا ہو۔ تو ایسے شخص سے گھن آنے لگتی ہے۔ اصل زینت کو نہ صرف خدا تعالیٰ جائز قرار دیتا ہے بلکہ ضروری بھی۔ بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ زینت اسی نے بنائی ہے۔ کہتے ہیں کہ خدا خوبصورت ہے اور وہ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ اور خوبصورتی کا ایک پہلو زینت کا اپنانا ہے۔ پس یہ زینت ہمیشہ اچھی ثابت ہوتی ہے البتہ اگر اسی زینت کو جسے ہم اچھی کہتے ہیں اس طرح اختیار کیا جائے کہ دوسرے لوگوں پر فخر کا موقعہ ملے تو یہ زینت بھی حقیقی معنوں میں زینت نہیں رہتی۔ انسان جب یہ چاہے کہ میں اچھا اس لئے بنوں کہ دوسرے مجھ سے کم تر نظر آئیں۔ تو یہ یقیناً معاشرے میں تفرقہ پیدا کرنے والی بات ہے لوگوں میں رہیے۔ لوگوں جیسے بن کر رہیے۔ آپ اچھے بنئے اور لوگوں کو بھی اچھا بنائیے۔ اپنے آپ کو اچھا سمجھتے ہیں تو اوروں کو بھی اچھا سمجھیں کسی کو کم زینت پر مذاق نہ کیجئے۔ اس پر اپنی برتری نہ ثابت کیجئے۔ اگر ایسا ہو تو ہماری زینت حقیقی زینت اور خدا تعالیٰ کی پسندیدگی کا باعث بن سکتی ہے۔

گلوبل بیم ہم کو مل گئی ہے
زمانے بھر سے ہو گی گفتگو اب
جو چھپ جاتے تھے انکا نام سن کر
وہ بیٹھیں گے انہیں کے روبرو اب

ابو الاقبال

"ہو گیا آخر نمایاں فرق نور و نار کا"

جب دلِ صافی میں اترا عکس روئے یار کا
بن گیا وہ بہرِ عالم آئینہ ابصار کا
جس نے دیکھا اُس کو اپنی ہی جھلک آئی نظر
مدتوں جھگڑا چلا دنیا میں "نور و نار" کا
خوب بھڑکی آگ عالم بن گیا "دارالفساد"
ابتدا سے کام ہے "ہیزم کشی" اشرار کا
پر خدا سے ڈرنے والے کب ڈرے اغیار سے!
بڑھ کے کب آگے قدم پیچھے ہٹا اخیار کا!
سب سے افضل تھے مگر اصحاب ختم المرسلین
خلق میں کامل نمونہ عشق کے کردار کا
نرغۂ اعداء میں گھر کر بھی نہ "ڈر" جانا کبھی
خواہش اعلائے حق تھی شوق تھا دیدار کا
کر دیئے سینے سپر مرتے گئے بڑھتے گئے
منہ پھرایا کفر کے ہر لشکر جرار کا
آسماں شاہد ہے ہاں اب تک زمیں کو یاد ہے
کانپ جانا نعرۂ تکبیر سے کفار کا
عشق میں تحلیل روحیں چور زخموں سے بدن
سایۂ شمشیر میں پیغام دینا یار کا
ابر رحمت ہو کے جب سارے جہاں پر چھا گئے
کہدیا شیطاں نے ہنس کر "زور تھا تلوار کا"

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

ضروری اعلان

○ 23۔ اگست 1996ء کو کلام الٰہی کا سالانہ امتحان ہو رہا ہے نصاب کی اطلاع مربیان اور امراء کرام کی معرفت جماعتوں کو بھجوادی ہے نصاب کی کتب مرکز سے مل سکتی ہیں۔ تمام انصار۔ خدام اور لجنات تیاری کریں اور اس میں شامل ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

جو متقی لوگ ہیں وہ فسادوں پر غالب آجایا کرتے ہیں ان کا تقویٰ، ان کا انکسار بدیوں کو زائل کر دیتا ہے۔ اور حضرت بانی سلسلہ نے جو اتفاق کا نسخہ پیش فرمایا ہے اگر اس نسخے کو سامنے رکھیں تو ایک لمحہ بھی یہ لڑائی جاری نہیں رہ سکتی۔ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں "سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو" اگر تم میرے ہو مجھ سے وابستہ ہو تو ایک کام کرو۔ بے شک اپنے آپ کو سچے سمجھو لیکن تذلل جھوٹوں والا ہو۔ ایسے آدمی کی طرح زمین پر گر جاؤ اور انکساری دکھاؤ جیسے جھوٹے پر جب جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے تو وہ جھکتا ہے اور معافیاں مانگتا ہے اور اپنے آپ کو کوستا ہے کہ مجھ سے کیا غلطی سرزد ہو گئی۔ یہ نہیں فرمایا کہ اپنے آپ کو جھوٹا کہو کیونکہ سچے ہو کر اپنے آپ کو جھوٹا تو کہا نہیں جا سکتا۔ اس لئے سمجھتے رہو سچا' میں اس سے تمہیں نہیں روکتا کوئی تو بیچ میں سے سچا ہو سکتا ہے۔ کیسی پاکیزہ نصیحت ہے۔ اس فقرے پر' اس کی بناوٹ پر غور کر کے دیکھیں اپنے اندر کتنا عظیم الشان عرفان رکھتا ہے۔ فرماتے ہیں "سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو" جھوٹا نہ بنو لیکن تذلل وہی ہو۔ گر جاؤ' انکساری دکھاؤ۔ کہو ہمارا ہی قصور ہے ہمیں معاف کر دیں۔ یہ نسخہ استعمال نہیں کرتے اور جھوٹے بھی سچے بن رہے ہوں تو پھر کیسے اصلاح ہو سکتی ہے؟ جب جھوٹے سچے بنتے ہوں کہ ہم اس کو نیچا دکھائیں گے تو دل ٹھنڈا ہو گا۔ ان کی آگ نہیں بجھتی وہ آگ دوسرے سینوں کو بھی جلاتی ہے۔ اور آگ اور نور میں ایک فرق ہے۔ (-) پر غور کریں تو وہ نور ہے جس کی طرف بلایا جا رہا ہے آگ کی طرف نہیں بلایا جا رہا۔ حضرت موسیٰ آگ سمجھ کر گئے تھے تو ملا نور ہی تھا۔ اور نور ہی ہے جو زندگی بخشا کرتا ہے۔

(-) اگر تمہارے سینے جل رہے ہوں ان میں بغض ہو۔ ان میں حسد ہو' ان میں تکبر ہو' ان میں سفلہ پن ہو تو پھر دوسرے دلوں میں آگ لگاؤ گے نور نہیں پھیلا سکتے۔ پس اتفاق کی برکت جو (حضرت بانی سلسلہ) نے توجہ دلائی ہے ہماری بقا کے لئے ضروری ہے۔ ناممکن ہے کہ ہم بغیر اتفاق کے زندہ رہ سکیں۔ اور ایسے اتفاق کے بغیر جس کی طرف حضرت بانی سلسلہ بلاتے ہیں ہمارا نور دنیا میں پھیل نہیں سکتا۔ ہماری طاقتیں آپس میں الجھ کے ہی ختم ہو جائیں گی۔

پس آج جبکہ میں آپ کو بار بار دعوت الی اللہ کی طرف بلا رہا ہوں اور بتلا رہا ہوں کہ وہ دن آ گئے ہیں جبکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تیزی سے (حضرت بانی سلسلہ) کا پیغام دنیا میں پھیلے۔ رفتاریں تبدیل کی جا چکی ہیں۔ تیز ہوائیں چل رہی ہیں جو آپ کی تائید میں چل رہی ہیں۔ اس کے باوجود اگر آپس میں الجھ کر آپ نے ان برکتوں سے فیض نہ پایا اور اپنی عمر گنوا بیٹھے تو بہت بڑا گناہ ہے اور ایسی نحوست ہے کہ جن کے حصہ میں آئے وہ نہ پیدا ہوتے تو اس سے بہتر تھا اور بہت بہتر تھا۔

اب سنئے (حضرت بانی سلسلہ) فرماتے ہیں۔ "بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق (دین حق) کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو" یہ کیوں نہیں کہہ دیا وہ خیر کا موجب ہوں۔ ایک عام آدمی کی تحریر ہو تو اس کا دماغ یہاں اتفاق کی طرف جا ہی نہیں سکتا اس نے جب کہہ دیا کہ بھاری جمیعت اثر ڈالے تو بیچ میں اتفاق کا خیال کیسے آگیا! یہ عارف باللہ کا کلام ہے۔ وہ جس سے خدا ہمکلام ہوتا تھا' جس کو نور عطا کرتا تھا۔ آپ کے کلام کو زندہ فرماتا تھا۔ پس حضرت بانی سلسلہ فرما رہے ہیں "اثر ڈالے اور ان کا اتفاق (دین حق) کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بہ برکت کلمہ واحدہ" اب دیکھیں توحید سے اتفاق کو کس طرح جوڑا ہے۔ وہ کہتے ہیں اپنے واحدہ کلمہ میں جو سب میں مشترک ہے اور جو کلمہ (-) کی طرف بلا رہا ہے اس سے برکت پائیں۔ اس "پر متفق ہونے کے" بعد "(دین حق) کی پاک اور مقدس خدمت میں جلد کام آسکیں" تو توحید کا اتفاق سے (-) جو (ہمیں جماعتوں کے اندر ملنا چاہئے جو بعض جگہ دکھائی نہیں دیتا) ایک گہرا اور اٹوٹ رشتہ ہے۔ اگر آپ موحد ہیں تو آپ میں لازماً وہ صفات پیدا ہوں گی جس کے نتیجے میں بکھری ہوئی جمیعتیں بھی دوبارہ جمیعت اختیار کر جائیں۔ لیکن وہ لوگ جن کی نحوست سے جمیعتیں بکھرنے لگتی ہیں وہ مشرک ہیں۔ ان کا توحید سے کوئی تعلق نہیں اور جب میں مشرک کہتا ہوں تو پورے یقین کے ساتھ اس مضمون کو سمجھ کر کہہ رہا ہوں۔ انہوں نے اپنے نفسوں میں بت بنا رکھے ہیں ان کی انانیت ہے جس کی وہ پوجا کرتے ہیں۔ دن رات انا کے سوا ان کو کسی کی عبادت کی ہوش ہی نہیں ہوتی۔ اپنی اور اپنی اولاد کی انا ایسی غالب آ جاتی ہے کہ جب اختلاف ہوں تو اپنے بھائی پر شدید ظلم کرنے پر تل پڑتے ہیں اور اپنا بیٹا اگر کوئی طاقتور ہے تو اس کو بھیجیں گے کہ اس کو مار مار کے اڑا دو وہ ہوتا کون ہے جو ہمارے سامنے سر اٹھائے اور سمجھتے ہیں کہ اب دیکھو ہم بڑے ثابت ہوئے کہ نہیں تو حضرت (بانی سلسلہ) نے جس کلمہ (-) کی طرف بلایا ہے یہ کوئی فرضی بات نہیں ہے۔ یہ بعینہٖ حقیقت ہے کہ توحید سے رشتہ جوڑو گے تو اتفاق ہو گا توحید سے رشتہ کاٹو گے تو مشرک بن جاؤ گے اور مشرکوں کی طرح پھر خدا تم سے سلوک کرے گا۔ تتر بتر ہو جاؤ گے۔ کوئی تمہاری طاقت باقی نہیں رہے گی' کوئی نور تمہارے اندر نہیں ہو گا' ہاں مشرک جس طرح آگ کی پوجا کرتے ہیں تم آگ کے پجاری بن جاؤ گے۔ اپنے نفس کے غضب کی آگ کی پوجا کرو گے اور لوگوں پر بھی یہی آگ کا عذاب بھڑکاؤ گے۔ پھر فرماتے ہیں۔

"دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے سے جدا ہونے والی باتیں کرتے ہیں ان کی زندگی پر غور کر کے دیکھ لو بد عمل فاسق لوگ ہیں۔ اگر ان کا فسق دکھائی نہ بھی دیتا ہو تو ہیں وہ فاسق ہی کیونکہ جو اندرونی طور پر اپنی عبادت ہی کرتا رہے اس سے بڑا فاسق اور کون ہو سکتا ہے۔ شرک اور فسق دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ فرماتے ہیں (دین حق) کے چہرے پر داغ لگاتے ہیں۔ اب جہاں جہاں یہ واقعات ہوتے ہیں وہاں بعض دفعہ غیر احمدی مجھے خط لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جی! یہ آپ کی جماعت ہے؟ کہتے ہیں ہم جماعت میں تو نہیں مگر جماعت سے ایک تعلق رکھتے ہیں ایک محبت اور احترام کا رشتہ تھا مگر ان لوگوں کو دیکھیں ان کے چہرے دیکھیں ان کے کردار دیکھیں تو گھن آتی ہے اور یقین نہیں آتا کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ منسلک ہو کے ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں بعض لوگ یہ کہتے ہیں۔ بعض لوگ طعنہ دے کر پھر دور بھی ہٹ جاتے ہیں مگر بہت سے شرفاء ہیں جو بات سمجھتے ہیں کہ یہی ایک دو گندے لوگ ہیں مگر ویسے جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سرسبز درخت ہے لیکن یہ داغ لگانے والے ضرور ہوتے ہیں۔ اس ماحول میں وہ لوگ جن کو جماعت احمدیہ سے واقفیت نہیں ہے ان پر ان کا کیا اثر پڑتا ہو گا؟ ان لوگوں کا اثر نہ پڑنا ایک خیر اور برکت ہے۔ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) کہ ان کا اثر نہیں پڑتا ورنہ اگر یہ احمدی بنائیں گے تو کیسے منحوس چہروں والے احمدی بنائیں گے۔ ایسے ذلیل اور رسوا احمدیوں کی جماعت کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پس شکر ہے کہ ان میں (دعوت الی اللہ) برکت بھی نہیں ہے۔ پھیلنے کی برکت سے محروم ہیں کیونکہ اگر بنائیں گے تو اپنے جیسے بنائیں گے۔ پس ایک بدکار آدمی کا اولاد سے محروم رہنا ہی بہتر ہے۔ حضرت نوحؑ نے جو خدا تعالیٰ کے حضور التجا کی اس میں ایک یہ بات بڑی حکمت کی بیان کی۔ انہوں نے کہا اے خدا ان سب کو اٹھا لے کیونکہ اب یہ فاسق اور فاجر جنیں گے۔ میں دیکھا چکا ہوں ان میں نیک لوگ جننے کی صلاحیت ہی باقی نہیں۔ پس اس قسم کے زندہ رہنے کا کیا فائدہ جو آئندہ فاسق و فاجر نسلیں پیچھے چھوڑ کر جانے والی ہو۔ تو کتنی پر حکمت دعا ہے پس یہ بھی شکر ہے کہ جن جماعتوں میں اتفاق نہیں ہے وہاں سے (دعوت الی اللہ) کی برکت ویسے ہی اٹھ جاتی ہے ورنہ اپنے جیسے پیدا کریں۔

اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو (دین حق کی) ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں۔" کہتے ہیں نہ تو مجھے اس قسم کے کاہل اور بد اعمال اور فاسق فاجر چاہئیں جو افتراق پیدا کر دیتے ہیں اور ہر طرف بغض پھیلا دیتے ہیں اور ان کے اندر نشوونما کی طاقتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ کہتے ہیں نہ مجھے ایسے نیک لوگ چاہئیں جو گوشوں میں موج مار کے بیٹھ جائیں اور دنیا کی بھلائی سے' دنیا کی خیر و شر سے بالکل تعلق کاٹ لیں۔ ان کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ اگر وہ نیک ہوں گے تو اپنے گھر میں اپنے لئے ہوں گے (دین حق) کو کیا فائدہ ان سے پہنچ سکتا ہے؟ پس فرماتے ہیں مجھے ایسے بھی نہیں چاہئیں۔ مراد یہ ہے مجھے مجاہد' میدان عمل میں نکل کھڑے ہونے والے لوگ چاہئیں۔ فرماتے ہیں اور "بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں رکھتے۔ بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں" یعنی کیا چاہتے ہیں؟ فرماتے ہیں "بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جاویں" یہاں غریبوں کے ساتھ کوئی مذہب بیان نہیں فرمایا ہر غریب کا ایک ہی مذہب ہے اور وہ غربت ہے۔ فرمایا "وہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور (دین حق کے) کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں"

جو شخص غریبوں کا ہوتا ہے اور یتیموں کا درد رکھتا ہے وہی اعلیٰ قدروں کے لئے قربانی کا مادہ رکھتا ہے۔ یاد رکھیں حضرت (بانی سلسلہ) نے یہ دو الگ الگ باتیں اتفاقاً بیان نہیں فرمائیں۔ وہ دل جو غریبوں کی ہمدردی سے عاری ہے' وہ دل جسے یتیم کا دکھ محسوس نہیں ہوتا وہ خدا کے کاموں پر فدا ہونے کی کوئی صلاحیت نہیں رکھتا۔ فدائیت کے لئے دردمندی چاہئے پہلے کوئی دل گداختہ پیدا کرے۔ پھر اسے توفیق ملتی ہے کہ اعلیٰ قدروں کے لئے وہ قربانیاں پیش کرے۔ تو فرمایا جو دنیا میں قربانیوں کا مادہ ہی نہیں رکھتا جسے پتہ ہی نہیں کہ دکھ ہوتے کیا ہیں اور ان میں شریک ہونے کے لئے اس میں بے قرار طلب نہیں پائی جاتی اس نے خدا کے کیا کام آنا ہے۔

ایک اچھی بات

سب سے بہتر بات خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

—— احمد جلد سیزدہم

رفقائے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہمارے لئے مشعلِ راہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ایک دفعہ خطبہ میں فرمایا:-

ایک بوڑھا انگریز نو احمدی تھا۔ اسے علم تھا... پھر بھی وہ نہایت محبت و اخلاص سے کہنے لگا کہ میں ایک بات پوچھتا ہوں۔ آپ ٹھیک جواب دیں گے؟ میں نے کہا ہاں۔ وہ کہنے لگا۔ کیا حضرت بانی سلسلہ (-) تھے؟ میں نے کہا۔ ہاں تو اس نے کہا۔ اچھا! مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ پھر کہنے لگا۔ آپ قسم کھا کر بتائیں۔ کہ آپ نے انہیں دیکھا؟ میں نے کہا۔ ہاں میں ان کا بیٹا ہوں۔ اس نے کہا نہیں میرے سوال کا جواب دیں کہ ان کو دیکھا۔ میں نے کہا ہاں تو کہنے لگا۔ اچھا میرے ساتھ مصافحہ کریں اور مصافحہ کرنے کے بعد کہا کہ مجھے بڑی ہی خوشی ہوئی کہ میں نے اس ہاتھ کو چھوا جس نے حضرت بانی سلسلہ کے ہاتھوں کو چھوا ہوا تھا۔ اب تک وہ نظارہ میرے دل پر نقش ہے .... ہمیں پوری کوشش کرنی چاہئے.... تا ہر ایک کہہ سکے کہ میں نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقاء سے مصافحہ کیا ہے... یہ اتنی بڑی خوشی ہے کہ اس سے دنیا کو ہمیں محروم نہیں رکھنا چاہئے... حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" (یہ تو حالت تنزل ہے۔ جب لوگ آپ سے ملنے والوں کو ڈھونڈیں گے اور کوئی نہ ملے گا تو کہیں گے کہ اچھا کپڑے ہی سہی)

(الفضل 17- اپریل 1935ء)

اسی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جلسہ سالانہ 1955ء میں فرمایا:-

رفقاء فوت ہو رہے ہیں۔ پچھلے لوگوں کو دیکھو۔ باوجودیکہ ان لوگوں میں اتنا علم نہیں تھا انہوں نے اس چیز کی بڑی قدر کی (-) رفقا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حالات محفوظ ہونے چاہئیں... کم از کم احمدیوں کو چاہئے تھا کہ اپنے آباء کے نام یاد رکھتے۔ آپ لوگ تو قدر نہیں کرتے۔ جس وقت یورپ اور امریکہ احمدی ہوا تو انہوں نے آپ کو برا بھلا کہنا ہے کہ حضرت صاحب کے رفقاء اور ان کے ساتھ رہنے والوں کے حالات بھی معلوم نہیں۔ وہ بڑی بڑی کتابیں لکھیں گے۔ جیسے یورپ میں بعض کتابوں کی بیس بیس چالیس چالیس پونڈ قیمت ہوتی ہے اور بڑی بڑی قیمتوں پر لوگ ان کو خریدیں گے۔ مگر ان کا مصالحہ ان کو نہیں ملے گا۔ اور وہ غصہ میں آکے تم کو بددعائیں دیں گے کہ ایسے قریبی لوگوں نے کتنی قیمتی چیز ضائع کر دی... اور حضرت صاحب نے ایسی کتاب کے خریدنے اور اپنی اولاد کو پڑھانے کی تلقین فرمائی"۔

(الفضل 16- فروری 1956ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کو رقم فرماتے ہیں:-

مکرم و محترمی ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے

(رفقاء حضرت بانی سلسلہ) کی جلد نہم جس میں حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی کے حالات اور مشاہدات اور روایات درج ہیں آپ کی طرف سے موصول ہوئی۔

میں نے اس کا کافی حصہ پڑھ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور حضرت بھائی صاحب کے درجات کو بلند فرمائے۔ کتاب خدا کے فضل سے نہایت دلچسپ اور نہایت ایمان افروز ہے۔ بعض مقامات پر تو میں نے یوں محسوس کیا کہ گویا میں اس کتاب کو پڑھتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی مجلس میں پہنچ گیا ہوں۔ کئی واقعات ایسے نظر سے گزرے جو میری چشم دید اور گوش شنید تھے۔ لیکن میں انہیں بھول گیا تھا۔ یا میری یاد مدھم پڑ گئی تھی۔ اس کتاب کو پڑھنے سے بہت سی دلکش اور روح پرور یادیں تازہ ہو گئیں حضرت بھائی صاحب کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی قریب ترین صحبت میں رہنے کا لمبا عرصہ ملا تھا۔ انہوں نے ہر واقعہ کو غور سے دیکھا اور ہر بات کو غور سے سنا اور اسے اپنے ذہن میں محفوظ رکھا۔ اور پھر نہایت دلکش رنگ میں اسے بیان کیا۔

اس جگہ اس بات کے بیان کرنے میں حرج نہیں کہ (رفقاء حضرت بانی سلسلہ) کی تین جلدیں مجھے خاص طور پر بہت پسند آئی ہیں۔ ایک وہ جلد حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے حالات اور روایات پر مشتمل ہے اور دوسرے وہ جلد جو حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے مشاہدات اور روایات پر مشتمل ہے اور تیرے یہ جلد جو حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی کے مشاہدات اور روایات پر مشتمل ہے۔

میں جماعت کے دوستوں اور خصوصاً نوجوان عزیزوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ (رفقاء حضرت بانی سلسلہ) کی جملہ جلدیں خرید کر ان کا مطالعہ کریں اور اپنے ایمان کو تازہ کریں۔ اور خصوصیت سے مذکورہ بالا تین جلدوں کا تو ضرور مطالعہ کریں۔ اس سے (-) ان کو ایک نئی روشنی حاصل ہوگی۔

خاکسار مرزا بشیر احمد
12-7-61

آپ نے 1963ء کی مجلس مشاورت میں جو آپ کی صدارت میں منعقد ہوئی تھی نمائندگان کو تحریک کرتے ہوئے فرمایا:-

....(رفقاء حضرت بانی سلسلہ) کے گیارھویں نمبر میں چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے والد ماجد محترم چوہدری نصراللہ خان صاحب کے حالات... ہیں جو کہ خاص مخلصین میں سے تھے۔ یہ کتاب بھی... بہت مفید ثابت ہوگی۔ (-) کی یہ جلدیں بڑی ایمان افروز ہیں۔ ملک (صلاح الدین) صاحب موصوف کو یہ شکایت ہے کہ دوست باوجود بار بار توجہ دلانے کے رفقا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے حالات تحریر کر کے انہیں نہیں بھجواتے جو بہت بری بات ہے۔ رفقاء حضرت بانی سلسلہ کے حالات جماعت کے لئے روحانی زندگی کا باعث ہیں۔ دوستوں کو چاہئے کہ اس بارے میں تساہل نہ کریں اور جس کسی کو بھی کسی رفیق کے حالات کا علم ہو وہ ضرور ان حالات کو لکھے اپنے پاس بھی محفوظ رکھے اور ملک صاحب کو بھی بھجوا دے تا کہ ریکارڈ میں محفوظ ہو جائیں۔"

(الفضل 31- مارچ 1963ء)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے رقم فرمایا

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقاء کے حالات زندگی جمع کر کے شائع کرنے کے سلسلہ میں مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے کی مساعی نہایت قابل قدر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو بار آور کرے اور انہیں ان کے لئے اپنے پاس سے اجر عظیم دے۔

حال ہی میں مکرم ملک صاحب نے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کے حالات قلمبند کر کے شائع کئے ہیں۔ حضرت موصوف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بلند پایہ قدیم رفقاء میں سے ایک جلیل القدر رفیق ہیں۔ جو مشن کالج پشاور کی پروفیسری کو چھوڑ کر حضرت بانی سلسلہ کی اجازت سے عنفوان شباب ہی میں عیسائیت کے خلاف علمی جہاد کی غرض سے قادیان آ گئے۔ انہوں نے اپنے تئیں سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ اور تن من دھن اس پر نثار کر دیا۔ یہ کہنا مبنی بر حقیقت ہے کہ حضرت مولوی صاحب کو احمدیت کی عمارت کے اولین معماروں میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ ہمیشہ احمدیت کی مدافعت اور امامت کی حفاظت کے لئے سینہ سپر رہے اور آپ کی ساری عمر خدمت دین میں گزری۔ آپ کے علو مرتبت کا اس امر سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے انہیں 32 سال کی عمر میں ہی قادیان میں امام عبادت اور خطیب مقرر فرما دیا تھا۔ اور حضرت صاحب نے کئی بار آپ کی اقتداء میں عبادت ادا کی اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے کئی بار قادیان سے باہر تشریف لے جاتے وقت انہیں قائم مقام امیر مقرر فرمایا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء کرام ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انہی کی طرح ہمیشہ دین کی خدمت پر کمربستہ رہنے کا تہیہ کرے اور یہ تبھی ممکن ہے جبکہ ہمیں ان کے تفصیلی حالات کا علم ہو۔ اور ہم یہ جانتے ہوں کہ کس طرح انہوں نے ہر آن اپنے تئیں خدمت دین کے لئے وقف رکھا اور دین کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کیں۔

پس میں احمدی احباب جماعت سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ (رفقاء حضرت بانی سلسلہ) جلد پنجم حصہ دوم خرید فرماویں۔ اور نہ صرف خود اس کا مطالعہ کریں بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی اس کی تلقین فرماویں۔ خاکسار کی رائے میں یہ کتاب ہر احمدی گھرانے میں موجود ہونی چاہئے"

خاکسار
مرزا ناصر احمد
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
9-11-63

ہماری تاریخ

کشمیر کاز

الفضل 20- ستمبر 1931ء میں مندرجہ ذیل خبر درج کی گئی ہے:-

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اجلاس سیالکوٹ کی اہم قرار دادیں۔

مسلمانان کشمیر اپنے نمائندوں کے عہد کی پابندی کریں اور نمائندگان فوراً مطالبات پیش کر دیں۔

مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے۔ سیکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی تحریر فرماتے ہیں۔

12- اور 13- ستمبر کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ایک اجلاس سیالکوٹ میں منعقد ہوا۔ جس میں متعدد دیگر قرار دادوں کے علاوہ مندرجہ ذیل قرار دادیں بھی بالاتفاق آراء منظور ہوئیں۔

1۔ اس امر کو تسلیم کرنے کے باوجود کہ حال ہی میں مسلم نمائندگان ریاست کشمیر کے درمیان جو فیصلہ ہوا ہے وہ مسلم مفاد کے منافی ہے یہ کانفرنس اعلان کرتی ہے کہ جب تصفیہ ہو چکا ہے تو کشمیر کے تمام ہوا خواہوں اور ہمدردوں کو اس عہد کی پابندی کرنی چاہئے۔ جو مسلم نمائندگان کر چکے ہیں۔ اور اس قسم کے افعال سے اجتناب کریں جن سے پر امن فضاء میں خلل پیدا ہونے کا احتمال ہو۔

(2) یہ کمیٹی مسلم نمائندگان کشمیر سے سفارش کرتی ہے کہ موجودہ صورت حالات کے مدت دراز تک قائم رکھنے سے احتمال ہے کہ کشمیر کے مسلمانوں کے مقاصد کو نقصان پہنچے۔ اس لئے انہیں چاہئے کہ اپنے مطالبات حتی الامکان بہت جلد ریاست کشمیر کے پیش کریں۔ اور اسے آگاہ کر دیں کہ اگر ان مطالبات پر مناسب غور کرنے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک رفیق احمد

عجوبے اور عجائبات

خوش قسمتی کے دن جب نظر آتے ہیں تو انسان ہشاش بشاش نظر آتا ہے ان دنوں دل خوش ہو جاتا ہے عجیب قسم کی لذت اور سرور محسوس ہوتا ہے لیکن یہ دن کب آتے ہیں کیوں یہ جلد گزر کر یادوں کا حصہ بن جاتے ہیں اس کے متعلق تو ہمیں نہ پہلے غور کرنے کا موقعہ ملا اور نہ ہی بعد میں اس پر توجہ کرنے کی طاقت ہے۔ حقیقت میں زندہ ہونا ہی ایک ایسی خوش قسمتی ہے کہ جب ہمیں یقین ہو جائے کہ جب تک ہم زندہ ہیں ہمیں موت نہیں آسکتی۔ موت کی کیا مجال کہ زندگی کے دوران اپنے ڈیرے جما سکے اس لئے موت کا مقدر وقت آنے سے قبل ہم اپنے آپ کو خوش قسمت ہی یقین کر بیٹھے ہیں۔ دیکھنے والے ہمیں جو سمجھنا چاہتے ہیں سمجھتے رہیں انہیں ہم ان کے مبارک خیالات کی رو سے نکالنا پسند نہیں کریں گے۔

سنت نگر ایک محلہ ہے جو لاہور کی بستی کا ایک حصہ ہے۔ بازار میں سے گزرتے ہوئے گٹروں کو بڑے جوش سے ابلتے دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کیونکہ آج ارد گرد کے دکانداروں کو سڑک پر پانی سپرے کر کے اپنے بل بڑھانے کی ضرورت نہیں رہی۔ گٹر کا ابلنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ کوئی آتش فشاں پہاڑ انہیں ابلنے پر مجبور کر رہا ہے بلکہ اس بات کی علامت ہے کہ واسا شہریوں کو وافر مقدار میں پانی سپلائی کر رہا ہے لیکن اگر گٹر بند ہو کر آب فشانی شروع کر دیتے ہیں تو ہمیں ایسے انجینئر تلاش کرنے کے لئے اخبارات میں اشتہار دینے چاہئیں جو گندے پانی کی نکاسی کے لئے بڑے سائز کے پائپ بنانا سکھا سکیں تاکہ چھوٹے پائپوں کی جگہ بڑے پائپ لگائے جاسکیں اور ان دنوں جبکہ شاپرز کی پیدائش کے سلسلہ میں خاندانی منصوبہ بندی کی طرف توجہ نہیں ہوئی تو ان کی کارستانیاں یہاں تک بڑھ گئی ہیں کہ گھروں سے نکالے جانے کے بعد وہ اس رنگ میں بدلہ لیتے ہیں کہ معصوم پائپ مجبوراً پھنکار کر اور بڑے زور سے سانس لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے شہریوں سے ہماری یہی درخواست ہو سکتی ہے کہ وہ ان شاپرز کو ننھی منی حقیر مخلوق نہ جانیں اور بدسلوکی کر کے ان کو گندے پانی میں نہ بہا دیا کریں۔ یہ جب بھی احتجاج کرتے ہوئے آپ کے محلہ میں اتفاق کی طرف توجہ کریں گے تو آپ کا ناک میں دم کر دیں گے۔ اس لئے بہتر ہے ان کو حقیر سمجھ کر بدسلوکی نہ کریں بلکہ ان کو ان کا صحیح مقام دے کر انہیں کوڑا کرکٹ کے ڈھیر تک پہنچانے کی تدبیر کے لئے کوشاں ہوں۔

ہمارے ایک سنجیدہ طبیعت رکھنے والے دوست ہیں جن کے چہرہ پر مسکراہٹ کی ہمیں تلاش رہتی ہے۔ انہیں کیا معلوم ہے کہ ان کی ذرا سی مسکراہٹ سے ہماری صحت تازہ دم ہو جاتی ہے لیکن کیا کریں ہمیں ابھی تک ان کی مسکراہٹ پیدا کرنے کے ذرائع کا علم نہیں ہوا۔

بڑی مدت ہوئی جب ہم کالج میں پڑھا کرتے تھے ایک دن ایسی زبردست آندھی اور طوفان ساری رات چلتا رہا کہ بہت کم تھے جو باہر نکلنے کی جرأت کر سکے۔ بعض مزاح پسند نوجوانوں نے اکٹھے ہو کر اس طوفان میں طوفانی دستہ تیار کیا۔ کالج کے تمام کمروں پر کلاسوں کے نام تبدیل کر دیئے پرنسپل کا کمرہ بھی ان کی دستبرد سے نہ بچا۔ یہاں تک کہ لیٹرینز پر "ہاضمون" کا بورڈ کسی حکمت خانے کا لا کر لگا دیا گیا۔ کالج کے نام کی جگہ میونسپل کمیٹی کا بورڈ آویزاں ہو گیا۔ صبح جب ہم وقت پر اسمبلی میں حاضر ہوئے تو کالج کا حلیہ دیکھ کر دل بہت خوش ہوا۔ ہر وقت کی سنجیدگی دل کو رنجیدہ کر رہی تھی لیکن وہ عمراب کہاں واپس آسکتی ہے۔ انسان کبھی اتنا سنجیدہ اور رنجیدہ ہو جاتا ہے کہ وہ خود اپنے لئے مصیبت بن جاتا ہے لیکن بعض وہ وقت بھی آتے ہیں جب خوش رہنا اور خوش دیکھنا چاہتا ہے۔ صبح ہی صبح ایک سوڈا واٹر بیچنے والے کی ریڑھی پر ایک فقرہ پڑھ کر ہم نے یہ نیت کی کہ جب بھی اس نے سوڈا واٹر بیچنے کی مہم کا آغاز اس موسم گرما کے افتتاح کے لئے کیا۔ ہم بھی لازمی ان کی ریڑھی سے کم از کم ایک بوتل خرید کر ضرور پیئں گے۔ ریڑھی پر جو فقرہ لکھا ہے وہ اس طرح پر ہے۔ "ٹھاہ ٹھاہ کی آواز۔ لکڑ ہضم پتھر ہضم "بوتل پینے سے ٹھاہ ٹھاہ کی آواز دینا ہمارا پیٹ مبارک پسند کرے گا یا نہیں یہ تو بعد کی بات ہے لیکن اس کے اس اچھے انتخاب نے ہمارا دل خوش کر دیا ہے۔

طنز و مزاح لکھنے کے لئے ہر وقت طبیعت مائل نہیں ہوتی لیکن جب مائل ہو یعنی آمد ہو آورد ہو یا آمد و رفت خیالات کی ہو یا اجتماع اور انتشار کی صورت ہو یا مد و جزر کا سلسلہ شروع ہو جائے تو پھر تھوڑے ہی وقت میں مضمون مکمل ہونا کوئی بڑی بات نہیں۔ شہر میں غریب اور متوسط طبقہ درخت لگا کر سایہ حاصل کر کے بجلی بچانے اور ایئر کنڈیشنڈ کی کمی دور کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے اور جن کی توجہ نہیں انہیں بجلی بچا کر بجلی کے بل کم کرنے کے لئے درخت لگا کر اپنے مکان کے حدود اربعہ کے لئے ٹھنڈا علاقہ پیدا کرنا چاہئے لیکن جن کے پاس بہت سی دولت ہے یہاں تک کہ انہیں سمجھ نہیں آتی کہ روپیہ کہاں خرچ کریں ان کے لئے رقم لگانے کی ایک بہترین جگہ ہم بتائے دیتے ہیں کہ روزانہ کا رزق تلاش کرنے والوں کو اپنی عظیم الشان کوٹھی یا مکان کے سامنے اپنی باڑوں کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے مزدوری پر لگالیں۔ پھر تھوڑی سی اینٹیں منگوائیں ان سے کسی معمار کو کام دے کر پکی کروادیں جو پکی سڑک اور آپ کی کوٹھی کے درمیان واقع ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ روزانہ آپ کو مٹی سے بچنے کے لئے سڑک پر پانی کے تالاب بنانے کی ضرورت نہ رہے گی۔ دوسرے فائدہ یہ ہے کہ چلنے والوں کو رستہ مل جائے گا۔ ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ اے سی کی ایجاد سے آپ کو درخت لگانے کی ضرورت نہیں لیکن اگر آپ باہر اپنی دیوار کے ساتھ ہی بغیر راستہ روکے ہوئے سایہ دار درخت لگادیں تو پیدل گزرنے والے ان کے سایہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ آپ بے شک ایئر کنڈیشنر کمرے میں تشریف رکھیں ہم آپ کو ڈسٹرب نہیں کریں گے لیکن چند نیکیوں کے کمانے کے لئے آپ کی بھی اتنی ہی تگ و دو ہوگی جیسی کہ غریب اور متوسط طبقہ کی ہے۔ برائے مہربانی موت کا دن آنے سے قبل یا بیماری کی حالت میں ہی صدقات دینے کے بجائے آج ہی اس صدقہ جاریہ کے لئے مہم کا آغاز کر دیں۔

پاکستان میں اب بھی بہت سے علاقے ہیں جنہیں بجلی کی سہولت حاصل نہیں۔ ان علاقوں کو دیکھ کر "بجلی بچایئے اپنے لئے اپنی قوم کے لئے" سمجھ آجاتا ہے کیونکہ ہم شہروں میں رہنے والے بجلی کو اگر تھوڑا سا کم استعمال کریں تو یہ بچی ہوئی بجلی ان علاقوں تک پہنچائی جاسکتی ہے جنہیں اس بچی کھچی بجلی کی معقول مقدار جمع ہونے پر ہی بجلی ملے گی اس لئے پسماندہ علاقوں میں بجلی مہیا کرنے کے لئے بجلی کی بچت اپنا شعار بنانا چاہئے۔

تھوڑے ہی دن ہوئے میرے ایک دوست بجلی کا بل لے کر میرے پاس آئے تاکہ میں اس کی دلداری کروں اور میرا یہ نیک ارادہ بھی شامل ہے کہ واپڈا کی بھی مدد ہونی چاہئے اس لئے ہم نے ان کے دل کو اتنا مضبوط کیا ہے کہ وہ چند ماہ تک بہرحال کسی اور Doze کے بڑی خوشی سے بجلی کا بل فوری طور پر ادا کرتا رہے گا۔ اس کے بل کے 117 وولٹ تھے اور اس کی اصل قیمت 72 روپے 56 پیسے لکھی ہوئی تھی لیکن اس کے ساتھ ہی محصول گورنمنٹ پانچ روپے یعنی شہر میں بجلی داخل ہونے کے لئے شہری انتظامیہ محصول چونگی لے رہی ہے۔ پھر سرچارج ایندھن 8ء19 اور سرچارج 8ء40 اور اضافی سرچارج 44ء82 اب یہ تینوں سرچارج جمع کریں تو معلوم ہوگا کہ 61ء41 روپے سرچارج کا لفظ استعمال کر کے اس سے وصول کئے جارہے ہیں۔ کسی بل میں اس کا ترجمہ اردو میں لکھ دیا کریں تاکہ ہر ایک کو سمجھ آجائے کہ انگریزی لفظ استعمال کرنے سے کونسی نیکی کی جارہی ہے پھر اس کے بعد میٹر کا کرایہ ہے ہم نے اس سے دریافت کیا کہ تمہارا میٹر لگے ہوئے کتنے سال ہو گئے ہیں اس نے کہا 36 سال۔ گویا کہ اب تک واپڈا اس سے 864 روپے وصول کر چکا ہے۔ پھر تین ماہ میں جن میں واپڈا کو سرچارج سے روکا گیا تھا اس کی وصولی بھی اقساط میں ہے۔ یعنی اصل بل کے ساتھ 68ء41 روپے اضافی ہیں۔ پھر عجیب بات یہ ہے کہ مقررہ تاریخ تک اگر وہ ادا نہیں کر سکتا تو اس کے بعد اسے آٹھ روپے زیادتی کے ساتھ بل دینا ہوگا۔ غریب آدمی اگر ادا نہیں کر سکا تو اپنی غربت کی وجہ سے۔ اب اس کی غربت سے مذاق ہے کہ تمہاری غربت کی ایسی کی تیسی۔ بل وقت پر ادا کرو ورنہ مزید آٹھ روپے ادا کرنے پڑیں گے۔ ہماری یہ تجویز ہے کہ براہ مہربانی سرچارج کا لفظ استعمال کرنے کے بجائے بجلی کے بل کی قیمت ڈائریکٹ 75 پیسے یا ایک روپیہ کر دیں تاکہ عوام ان سوچوں میں مبتلا نہ رہے کہ ہم سے زیادہ رقم وصول کی جارہی ہے۔ اس طرح نیک نامی کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ بجلی تیار کرنے میں اگر زیادہ خرچ ہے تو سرچارج کے لفظ کا سہارا لے کر وصول کرنے سے عوام میں خواہ مخواہ غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں اور ان کو یہ خیال رہتا ہے کہ جتنا چاہیں سرچارج لگاتے رہتے ہیں اگر بجلی کی مقررہ قیمت زیادہ کر بھی دیں تو عوام پہلے سے زیادہ بل ادا کرنے کے عادی ہیں لیکن انہیں اپنے بل کو کنٹرول کرنے کا راستہ مل جائے گا جبکہ مقررہ تاریخ کے اندر اور بعد میں بل کی زیادتی کے لئے ہمیں تو کوئی معقول جواز نظر نہیں آتا۔

پاکستان کی آب و ہوا بڑی عمدہ ہے۔ چیزیں جلدی خراب نہیں ہوتیں اگر خراب ہوں بھی تو ان پر اعلیٰ کوالٹی کا لیبل لگا کر یہ یقین دلایا جاسکتا ہے کہ یہ خراب نہیں ہیں۔ دوائیں خاص طور پر خراب نہیں ہوتیں ان کی Expiring Date کے دس سال گزر جانے کے بعد بھی ان کو خراب کہنا درست نہیں ہوتا لیکن دواؤں کے علاوہ کسی چیز کے خراب ہونے کی گنجائش ہی پاکستان میں نہیں ہے۔ تیار شدہ مال پر نہ تیار کرنے والے استعمال کی مدت کی تاریخ لکھنے کے خواہش مند ہیں اور نہ ہی خریداروں کو اس بات کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ یہ تاریخ بھی ہونی چاہئے یا دیکھنی چاہئے یا ان کے لئے تیار کرنے والوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہئے لیکن بہرحال ہم تو ان باتوں کے عادی ہو چکے ہیں اور اس طرف توجہ دلانا بھی وقت کا ضیاع سمجھتے ہیں۔ لیکن کیا کریں زیادہ تجسس نے کھانا پینا حرام کر دیا ہے خاص کر جب سے ہم نے شادی بیاہ کی تقریبات کے لئے مرغ کا گوشت تیار کرنے والوں کی معیاری صفائی کو دیکھا ہے تو ہمیں وہ زمانہ یاد آگیا ہے جبکہ ملیریا کے انسداد کے لئے ہم سے سکول میں ایک ایک آنہ چندہ اکٹھا کیا گیا تھا۔ اس کے بعد ہمارے گاؤں کے مکانوں میں ڈی ڈی ٹی کا چھڑکاؤ کیا گیا۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 4

کے بعد ایک مہینہ کے اندر تسلی بخش فیصلہ نہ کیا گیا تو مفاہمت کالعدم سمجھی جائے گی۔

(3) افسوس کا مقام ہے کہ ریاست کشمیر شرائط صلح کا مناسب احترام نہیں کر رہی۔

(4) مسلمانان کشمیر ظلم و ستم میں مبتلا ہیں۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ موجودہ مفاہمت کا آخری کیا انجام ہو گا۔ اس لئے اسے پہلے سے زیادہ سرگرمی کے ساتھ سرمایہ فراہم کیا جائے۔ کیونکہ سخت ضرورت ہے کہ کشمیر کے ہزاروں مسلمان خاندانوں کو جو گزشتہ فسادات کے دوران میں بالکل تباہ و برباد ہو گئے فوری امداد بہم پہنچائی جائے۔ نیز انہیں تیار رہنا چاہئے کہ نئی صورت حالات کے جو مستقبل میں رونما ہو کے سلسلہ میں فوری کارروائی کرنے کے لئے تیار ہوں۔

(5) اگر ریاست کشمیر مسلمانان کشمیر کے ساتھ تسلی بخش فیصلہ کرنے پر آمادہ نہ ہو سکے تو موجودہ پروگرام میں مندرجہ ذیل امور کا اضافہ کیا جائے۔

(الف) تمام ایسے ہندو اخبارات کا مقاطعہ کیا جائے جو مسلمانان کشمیر کے مقاصد کو نقصان پہنچانے کے لئے روزمرہ غلط اور بے بنیاد افواہیں شائع کرتے ہیں۔

(ب) مسلمانان کشمیر سے سفارش کی جائے کہ اگر ریاست اُن کے مطالبات مقررہ میعاد کے اندر منظور نہ کرے تو وہ دیوانی اور مالی تنازعات کے تصفیہ کے لئے اپنی پنچائتیں قائم کریں۔

(ج) ایسے فوجداری مقدمات جو قابل دست اندازی پولیس نہ ہوں انہیں پنچائتوں کے ذریعے فیصلہ کیا کریں۔

(د) ریاست کشمیر کے طول و عرض میں رضاکار بھرتی کئے جائیں جن سے فوجی دستور کے مطابق اپنے افسروں کی کامل متابعت کرنے کے لئے حلف لئے جائیں۔ ان رضاکاروں کی تنظیم بھی فوجی اصول پر ہو اور اس غرض کے لئے وہ فوجی نظام کے ماہر ہو جائیں اور بدنی و اخلاقی ترقی کریں۔ انہیں چاہئے کہ باقاعدہ فوجی قواعد کریں امتیازی نشان کے طور پر کسی قسم کا بلّا لگائیں۔ چونکہ قوانین ریاست کی رو سے اخبارات کی اشاعت۔ انجمنوں کے قیام اور آزادی تقریر کی ممانعت ہے۔ جو آزادی ضمیر کے منافی ہے۔ نیز چونکہ ان قواعد کی موجودگی میں مسلمانان کشمیر رائے عامہ کے ذریعے اور عام جذبات کے ذریعے سے حکومت پر اثر ڈالنے کے بھرپور مواقع سے محروم کر دئے گئے ہیں۔ اور وہ اپنے دینی بھائیوں کی حالت کو فروغ دینے یا بہتر بنانے کے قابل نہیں اس لئے ریاست کو باقاعدہ نوٹس دینے کے بعد ریاست کے تمام حصص میں اخبارات جاری کئے جائیں۔ انجمنیں قائم کی جائیں اور عام تقریریں جب اور جہاں ضرورت ہو کی جائیں۔ کوشش کی جائے کہ مسلمانوں کی تعلیمی مذہبی اقتصادی اور اندرونی تنظیم کو فروغ دیا جائے اور ریاست کے تشدد آمیز اور خلاف انسانی قوانین کی کوئی پرواہ نہ کی جائے۔

(ر) اسلام قبول کرنے والے اشخاص کی ضبطی جائیداد کے احکام نہایت غیر منصفانہ اور خلاف انسانیت ہیں۔ جب تک یہ قوانین منسوخ نہیں ہوتے مقامی مسلمانوں کو چاہئے کہ نو مسلموں کی جائیداد کی مناسب حفاظت کریں۔

(ز) اگر مندرجہ بالا ذرائع اختیار کرنے پر جو بالکل درست اور واجب ہیں حکومت کشمیر مسلمانوں پر تشدد کرنے لگے تو آل انڈیا کشمیر کانفرنس کمیٹی کو چاہئے کہ وہ اپنے مظلوم برادران کشمیر کی روپیہ اور دیگر جائز ذرائع سے جو ان کے اختیار میں ہوں امداد کریں۔

(6) یہ کمیٹی پر زور الفاظ میں اس امر کی تائید کرتی ہے کہ موجودہ ہنگامی صلح کے دوران میں مسلمان اپنی سرگرمیاں فراہمی سرمایہ تک محدود رکھیں اور مقامی کشمیر کمیٹیاں قائم کر کے اور دیگر پرامن ذرائع سے کشمیریوں کی ہمدردی ظاہر کریں۔ اور ایسے امور سے اجتناب رکھیں جن سے امن کی فضا میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہو۔

بقیہ صفحہ 3

بہت ہی عظیم تحریر ہے اس کا ایک ایک لفظ آسمان کے نور سے لکھا گیا ہے اور اسی لئے میں نے بتایا تھا کہ اس کا (-) نور سے گہرا تعلق ہے فرماتے ہیں "غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور (دین حق) کے کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر' ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔" اب یہ عبارت بظاہر عام لفظوں کی ہے' کوئی بہت مشکل لفظ نہیں ہیں لیکن سمجھائے بغیر سمجھ نہیں آئے گی۔ فرماتے ہیں "اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں۔" کہ ان کی برکتیں دنیا میں پھیلیں۔ یہ تو صاف بات ہے ہر ایک کو سمجھ آتی ہے۔ جس میں برکتیں ہیں وہ پھیلیں گی لیکن آخر پر ایک شرط لگائی گئی ہے جو بہت ہی قابل غور ہے "اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے" نکلے لیکن الگ الگ نہ پھیلے "ہر یک دل سے نکل کر ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آئے" یعنی جب خدا تعالیٰ دوبارہ دنیا میں اتحاد پیدا کیا کرتا ہے اور الٰہی جماعتیں بنایا کرتا ہے تو انفرادی نیکیاں پھر کام نہیں آتیں اور بے معنی ہو جاتی ہیں۔ اگر ہر چشمہ جو پہاڑوں سے پھوٹتا ہے وہ الگ الگ رستے بنا لے اور مل کر ایک دریا کی صورت اختیار نہ کرے تو اس کا فیض دنیا میں پھیل ہی نہیں سکتا۔ اس میں وہ عظمت پیدا نہیں ہو سکتی۔ وہ بڑے بڑے عظیم کام جو دریا کر کے دکھاتے ہیں وہ ایسے چھوٹے چھوٹے چشمے کبھی بھی دکھا نہیں سکتے۔ یہ جو دریاؤں کی چھاتیاں چیری ہیں اور عظیم وادیاں پیدا کی ہیں اور انسانی بقا کے بہت سے فائدے ان دریاؤں سے وابستہ ہیں اگر یہ اکٹھے نہ ہوتے تو وہ فائدے پہنچ ہی نہیں سکتے تھے۔ پس حضرت بانی سلسلہ فرما رہے ہیں کہ برکتیں پھیلیں گی۔ یہ نہ سمجھ لینا کہ تم نیک ہو تمہاری برکتیں پھیل رہی ہیں بس کافی ہے۔ آج (دین حق) کو ایک اجتماع کی ضرورت ہے اور مثال کیسی پاک دی ہے دلوں سے محبت کے چشمے پھوٹیں گے تو سہی۔ وہ تو نہیں رکتے لیکن اگر الگ الگ رہے تو ان کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ فرماتے ہیں میں تصور لئے بیٹھا ہوں وہ یہ ہے کہ "پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے" پس یہ وہ دریا ہے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بہایا ہے۔

(از خطبہ 25 مارچ 1994ء)

بقیہ صفحہ 5

دیواروں پر ڈی ڈی ٹی کے چھڑکاؤ سے ہمیں یہ فائدہ ضرور پہنچا کہ سفیدی کی ضرورت نہ رہی لیکن چھت کا تو حلیہ ہی بگڑ گیا لیکن تھوڑے عرصے بعد ڈی ڈی ٹی نے انڈے دیئے اور ان سے بچے بھی نکل آئے۔ وہ بچے سرخ رنگ کے دوڑتے پھرتے مینڈے تھے اور ان کی نسل اتنے زور شور سے پھیلی کہ محکمہ کو بھی احساس ہو گیا کہ ان کو ختم کرنا اب ہماری طاقت سے باہر ہے اس لئے آئندہ کے لئے سپرے سے توبہ کر لی گئی کہ کوئی اور مصیبت پیدا کرنے والا کیڑا ہی پیدا نہ ہو جائے۔ اس لئے یہی فیصلہ کیا گیا کہ مچھر اگر ہیں تو انہیں رہنے کی اجازت دی جاتی رہے خواہ وہ ملیریا کے ہوں یا کسی اور خاندان سے تعلق رکھتے ہوں۔ کیونکہ دواؤں کے سپرے کے نتیجہ میں انڈے اور خاندانی منصوبہ بندی سے دلچسپی نہ رکھنے والی مخلوق ڈرامائی انداز میں معرض وجود میں آسکتی ہے جو ناگہانی آفت بن سکتی ہے جس کا ختم کرنا محکمانہ طور پر مشکل ہو گا۔

یہ دنیا ہمارے تشریف لانے سے قبل قائم تھی اور ہم کسی دن اس کو الوداع کہنے کی عمر کو پہنچ جائیں گے اور یہ قائم رہے گی۔ انسان جب دنیا میں آتا ہے تو وہ خود تو رو رہا ہوتا ہے لیکن باقی استقبال کرنے والے خوش ہو رہے ہوتے ہیں اور الوداعیہ بھی عجیب شکل کا ہوتا ہے۔ ہمارے ایک بزرگ تھے ان کی عمر 105 سال تھی کہ انہیں جب یقین ہو گیا کہ اب وہ اس دنیا سے الوداع ہونے والے ہیں تو اپنے عزیزوں' رشتہ داروں کو بلوایا کہ مجھے پتہ ہے کہ تم میرے مرنے کے بعد میری الوداعیہ پارٹی کرو گے خواہ اس کو ختم قرآن کہو یا کچھ بھی کہو لیکن اگر میں اس تقریب میں شامل نہیں ہوا تو میرے نام سے یہ الوداعیہ پارٹی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے میں تمہیں ابھی حکم دیتا ہوں کہ آج ہی اتنی دیگیں پکاؤ کہ سارا گاؤں اور اردگرد کے غرباء اس کھانے میں شامل ہو سکیں۔ چنانچہ دیگیں پکائی گئیں۔ سب لوگ شامل ہوئے۔ وہ بزرگ بہترین کپڑے پہن کر دولہا بن کر بیٹھے اور کھانا ان کے ساتھ کھایا اور پھر یہ دولہا چند دن بعد روانہ ہو گیا۔ ان کی ساری عمر شادی نہ ہوئی بچے نہ تھے

"حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے"

ہماری زندگی خوابوں کے دیکھنے اور ان کی تعبیر کرنے یا دیکھنے میں گزر رہی ہے۔ ہر انسان کی زندگی کا ایک خواب ہے جسے عملی رنگ میں پورا ہوتا دیکھنا چاہتا ہے۔ موت کے تصور سے یہ یقین ہونے لگتا ہے کہ ساری زندگی ہی ایک خواب ہے لیکن اس خواب کا سلسلہ جاری ہے۔ سوئے ہوئے آنکھیں بند ہونے کے بعد خوابوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ پھر جاگتے ہوئے آنکھیں کھولے ہوئے بے شمار قسم کے خواب جاری رہتے ہیں جن میں سے بعض تو پورے ہو جاتے ہیں اور بعض کے پورے ہونے کی امید میں انسان اس دنیا سے ہی رخصت ہو جاتا ہے۔ ہر ایک کے اپنے لئے حسین خوابوں کے محل ہیں جن محلوں کا ملنا بعض خوش قسمتوں کو نصیب ہوتا ہے لیکن بہت سے ہیں جو امید کا دامن کبھی نہیں چھوڑتے بلکہ ہر لحہ تازہ دم ہو کر امید کے دامن کو یقین تک پہنچانے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ دنیا' دنیا ہے اس میں مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ناامیدی کو دور جھٹک دینے کے نتیجہ میں ہی دنیا آپ کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو گی اگر آپ خوش رہیں گے مسکرائیں' ہنسیں گے تو لوگ آپ کے گرد جمع ہوں گے لیکن اگر آپ مایوسی کا شکار ہوں گے تو آپ کا ساتھ دینے والے آپ کا ساتھ چھوڑ جائیں گے۔ برائے مہربانی خوش رہیں' خوش رکھیں اور یہ یقین رکھیں کہ حالات بدلتے رہتے ہیں۔

خوشی غمی کا سلسلہ ہر ایک کے لئے جاری ہے۔ امیری غریبی کے بھی اپنے ایام ہیں' غریب مایوس نہ ہوں اور احساس کمتری میں مبتلا نہ ہوں۔ آپ جس کو امیر سمجھتے ہیں وہ اپنے سے زیادہ امیروں کے سامنے غریب آدمی ہے۔ اور امیر تکبر میں مبتلا ہو کر غریب کو حقارت سے نہ دیکھے۔ ہو سکتا ہے آج کا غریب آئندہ آنے والے کل کو آپ سے مالی لحاظ سے زیادہ شان و شوکت رکھنے والا بن جائے کیونکہ اس دنیا میں ایسی باتیں ہونا معمولی بات ہے۔

(ہفت روزہ مہارت 10 تا 16 جون 96ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 10- جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر 10 (نیا)
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 45 (دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے۔ سبق نمبر 22
3-30 حکایات شیریں۔ نمبر 11 (نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب۔ سبق نمبر 11 (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب نمبر 56 (دوبارہ)
6-00 طبی معاملات۔ ماں اور بچے کی صحت حصہ دوم (دوبارہ)
6-30 ایک نواحمدی سے گفتگو۔ محمد صادق صاحب
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر 10 (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے سبق نمبر 22 (دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں نمبر 11 (دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 45 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب سبق نمبر 11 (دوبارہ)
11-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات
11-30 متفرق پروگرام
12-00 (دوپہر) رشین پروگرام
1-00 لقاء مع العرب نمبر 56 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر 10 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ربوہ سے کوئز پروگرام
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 (شام) نیچرل کیور-ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 36 (نیا)
7-00 احمدیہ ٹی وی ورائٹی
8-00 لقاء مع العرب نمبر 57 (نیا)
9-00 فرنچ پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر 20
11-00 جرمن پروگرام (1) ٹک ٹیک (2) حضرت امام جماعت الرابع کا دورہ

جمعرات 11- جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر 11 (نیا)
1-00 احمدیہ ٹی وی لائف سٹائل-المائدہ
2-00 نیچرل کیور-ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 36 (دوبارہ)
3-00 عربی سیکھئے- سبق نمبر 7 (دوبارہ)
3-30 عربی پروگرام-قصیدہ، نظم
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر 20 (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب نمبر 57 (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹی وی ورائٹی (دوبارہ)
6-30 متفرق پروگرام
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر 11 (دوبارہ)
8-00 عربی سیکھئے- سبق نمبر 7 (دوبارہ)
8-30 عربی پروگرام-قصیدہ، نظم
9-00 نیچرل کیور- ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 36 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر 20 (دوبارہ)
11-00 احمدیہ ٹی وی لائف سٹائل - المائدہ (دوبارہ)
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام- خطبہ 1-9-95
1-00 لقاء مع العرب نمبر 57 (دوبارہ)
2-00 اردو پروگرام سیرۃ حضرت بانی سلسلہ -از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد- در مکنون-حصہ سوم
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانی سیکھئے- سبق نمبر 11 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- مشاعرہ از ناصرات الاحمدیہ
5-00 چینی پروگرام- مطالعہ کتب- چینی بھائیوں سے محبت کے ساتھ
6-00 (شام) نیچرل کیور-ہومیو پیتھی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 37
7-00 کوئز پروگرام
7-30 ہوائیں تیرے فضلوں کا منادی
8-00 لقاء مع العرب نمبر 58 (نیا)
9-00 بوسنین پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھئے از امام عطاء المجیب راشد نمبر 12
11-00 جرمن پروگرام - سپورٹس اور دیگر پروگرام

ایک اردو روزنامے کی خبر

ایک دوسرے کو ننگی گالیاں دی گئیں اور زدوکوب کیا گیا مائیک اور میزیں توڑ دی گئیں، مسودہ قانون پھاڑ دیا گیا، سپیکر پر پانی پھینکا اور مائیک مارا گیا

پنجاب اسمبلی میں بدترین دنگا فساد، سپیکر پر بھی حملہ

صوبائی وزیر رائے اعجاز احمد نے منصور بٹ کو گھونسے مار کر نیچے گرا دیا، تسنیم گھمن ہونے والے دولت گکن وزیر اعلیٰ نکئی کے سامنے جا گرے۔ میاں فضل حق نے کرسی کے بازو سے رائے اعجاز پر حملہ کر دیا

ہنگامہ اس وقت شروع ہوا جب سپیکر نے وزیر قانون کو بلدیاتی بل پیش کرنے کی دعوت دی، اپوزیشن ارکان شور مچاتے ہوئے سپیکر کے سامنے کھڑے ہو گئے، فائلیں پھینک دیں اور کرسیاں الٹ دیں

شہباز شریف کیخلاف غلام عباس کے ریمارکس پر ادھم، لوٹے لوٹے، چپ کر اور پاگل پاگل کے آوازے، صوبائی وزیر انور انعام اللہ نیازی میں فقرے بازی، بل کی منظوری کے بعد اجلاس غیر معینہ مدت تک ملتوی

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مبشر لکھتے ہیں۔ عزیزم دانیال احمد ابن مکرم چوہدری الیاس احمد صاحب لاس اینجلس امریکہ بیمار ہیں۔ اسی طرح عزیز کے دادا مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب گرنے کی وجہ سے کینیڈا میں بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ہر دو کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم حبیب الرحمان درد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بڑے بھائی مکرم عطاء الرحمان درد صاحب محلہ دارالعلوم ربوہ شدید بیمار ہیں اور بے ہوشی کی کیفیت ہے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سادہ زندگی اور روحانیت

○ اس کے بغیر جماعت میں قربانی کا مادہ کسی صورت میں پیدا ہو نہیں سکتا اور نہ روحانیت کا اعلیٰ مقام حاصل ہو سکتا ہے۔"

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے ناظرین توجہ فرمائیں

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات 57 E-Intelsat-703 کے ذریعے گلوبل بیم Global Beam پر شروع ہو چکی ہیں۔ اللہ کی رحمت سے نشریات پہلے سے بہت بہتر اور صاف ہو گئی ہیں۔ بہترین تصویر اور آواز حاصل کرنے کے لئے بارہ فٹ کی ڈش استعمال کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ تاہم دس فٹ کی ڈش پر بھی رزلٹ بالکل صاف ہے۔

ناظرین سے درخواست ہے کہ اعلیٰ رزلٹ حاصل کرنے کے لئے دس فٹ سے کم ڈش نہ لگوائیں۔ اگر دس یا بارہ فٹ کی ڈش پر پروگرام صاف نظر نہیں آتے تو مندرجہ ذیل خرابیاں ممکن ہیں۔

1- ڈش صحیح نہ بنائی گئی ہو۔
2- COAXIAL تار صحیح استعمال نہ کی جا رہی ہو۔
3- رسور اور ٹی وی کے کنکشن درست نہیں لگائے گئے۔
4- رسور خراب ہے۔ یا اس کی کوالٹی ناقص ہے۔
5- ایل این بی صحیح کوالٹی کی نہیں لگائی گئی۔

اس لئے ناظرین سے درخواست ہے کہ آپ مارکیٹ میں موجود بہترین ڈش کا انتخاب کریں تاکہ روزروز کے جھنجھٹ سے آزاد ہو سکیں۔

ضروری بات: اگر کوئی ڈش لگانے یا بنانے والا آپ کو یہ کہے کہ آہستہ آہستہ رزلٹ ٹھیک ہو جائے گا- یا یہ کہے کہ سیٹلائٹ سے ہی سگنل ٹھیک نہیں آرہے- یا یہ کہے کہ احمدیہ ٹی وی کے ذرائع میں کوئی کمی ہے تو اس کی بات بالکل نہ مانیں بلکہ صحیح ڈش اور ریسور وغیرہ پر اصرار کریں۔ آپ کے ہاں ڈش لگانے والے کا یہ فرض ہے کہ وہ 10 اور 12 فٹ کی ڈشوں پر بالکل صاف اور واضح پروگرام دکھائے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کی فریکوئنسی گلوبل بیم پر حسب ذیل ہے۔

Satellite	:	Intelsat 703-57-E
Video	:	974.5
Audio	:	6.50
Polarity	:	LHC لیفٹ ہینڈ سرکولر

AZIMUTH AND ELEVATION

ہر شہر کے طول بلد اور عرض بلد کے مطابق۔

براہ کرم اپنی ڈشوں کو 12- جولائی سے پہلے نئی سمت میں کرلیں۔ 12- جولائی 1996ء کے بعد پرانی سمت پر پروگرام بند ہو جائیں گے۔

(نظارت اشاعت)

خبریں

ربوہ : 9۔ جولائی۔ 1996ء
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب اسمبلی میں حالیہ دور کا بد ترین ہنگامہ اور فساد اس وقت ہوا جب پنجاب اسمبلی میں بلدیاتی بل پیش کیا گیا۔ اراکین پنجاب اسمبلی نے سپیکر مسٹر منظور موہل پر حملہ کر دیا جس سے وہ نیچے گر گئے۔ اجلاس میں ایک دوسرے کو ننگی گالیاں دی گئیں۔ مارا پیٹا گیا۔ مائیک اور میزیں توڑ دی گئیں مسودہ قانون پھاڑ دیا گیا۔ بعض اراکین نے سپیکر پر پانی پھینکا اور مائیک کھینچ مارا۔ صوبائی وزیر رائے اعجاز نے مسلم لیگ کے مقصود بٹ کو گھونسے مار مار کر نیچے گرا دیا۔ گتھم گتھا ہونے والے دو اراکین وزیر اعلیٰ نکئی کے سامنے جا گرے۔ میاں فضل حق نے کرسی کے بازو سے رائے اعجاز پر حملہ کر دیا۔ ہنگامہ اس وقت شروع ہوا جب سپیکر نے وزیر قانون کو بلدیاتی بل پیش کرنے کی دعوت دی۔ اس وقت اپوزیشن کے ارکان شور مچاتے ہوئے سپیکر کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ فائلیں پھینک دیں اور کرسیاں الٹ دیں۔ اپوزیشن کا موقف تھا کہ بل ایوان میں پیش ہی نہیں کیا گیا۔ اس پر رائے شماری نہیں ہو سکتی۔ سپیکر نے اپوزیشن کی یہ رائے نظر انداز کر دی۔

○ پنجاب اسمبلی میں سپیکر منظور موہل پر حملہ کے بعد حکومتی ارکان اور سیکیورٹی اہلکاروں نے ڈپٹی سپیکر کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ ڈپٹی سپیکر ارکان اسمبلی اور سیکیورٹی اہلکاروں کے گھیرے میں شق وار بل کی منظوری لیتے رہے۔ اور اس طرح سے بلدیاتی بل منظور کر لیا گیا اپوزیشن کے ارکان اس دوران غنڈہ گردی نامنظور' لوٹ سپیکر ہائے ہائے' کرپشن کپور ہائے ہائے کے نعرے بلند کرتے رہے۔ اس کے علاوہ "پاگل ای اوئے" کے نعرے لگائے جاتے رہے۔ لڑائی جھگڑا ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک جاری رہا۔ اپوزیشن والوں نے سیکیورٹی والوں کو بھی "لتا دیا" کارروائی کے آغاز پر ایوان میں اذانیں دی گئیں۔

○ ہنگامے کے دوران محمد حسین ڈوگر نے حاجی مقصود بٹ کو نیچے گرا لیا اس پر سینئر وزیر نے ڈوگر کو شاباش دی۔ ارکان سپیکر کی کرسی کی طرف چھلانگیں لگاتے رہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ پنجاب کی اپوزیشن کھیڈاں گے نہ کھیڈن داں گے پر عمل کر رہی ہے۔

○ فیصل آباد کے ریلوے اسٹیشن پر بم کا دھماکہ ہونے سے 3۔ افراد ہلاک اور 34 زخمی ہو گئے۔ ریلوے اسٹیشن کا ویٹنگ ہال دھماکے سے تباہ ہو گیا۔ ہلاک ہونے والوں کے چیتھڑے اڑ گئے۔ دھماکہ کی جگہ پر گہرا گڑھا بن گیا۔ ٹی سٹال پی سی او' اور چھت دھماکے سے تباہ ہو گئی' بکنگ آفس کی کھڑکیاں اور شیشے ٹوٹ گئے۔

○ وٹو کیس کی سماعت کے دوران وزیر اعظم لاہور پہنچ گئی ہیں۔ عام تاثر یہ ہے کہ عدالت وٹو کو بحال کر دے گی۔

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ نام نہاد بلدیاتی بل آئین سے بغاوت ہے۔ گورنر دستخط نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس بل کے خلاف قانونی چارہ جوئی کریں گے۔

○ سینٹ سے اپوزیشن کے ارکان نے اس مسئلے پر واک آؤٹ کیا کہ سرکاری ذرائع ابلاغ پر عدلیہ کی توہین کی جا رہی ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور ان کے بھائی مرتضیٰ بھٹو کے درمیان صلح ہو گئی ہے۔ مرتضیٰ بھٹو بے نظیر کی دعوت پر وزیر اعظم ہاؤس پہنچے۔ رات کا کھانا اکٹھے کھایا۔ گلے شکوے کئے گئے۔ صلح میں دونوں بہن بھائی کی والدہ اور ایک مشترکہ دوست نے اہم کردار ادا کیا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے بتایا ہے کہ قومی اسمبلی آزاد گروپ حکومت ہٹاؤ مہم میں شامل نہیں۔ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا قاضی وضاحت کریں کہ وہ چیف جسٹس صاحبان کی کمیٹی کو کیوں نمایاں کر رہے ہیں۔ نوابزادہ صاحب نے کہا کہ قاضی کی تجویز عجیب ہے۔ عدلیہ کے ذریعے نگران حکومت' احتساب اور پھر انتخاب کی مثال کسی جمہوری ملک میں نہیں ملتی۔

○ سپریم کورٹ میں حکومت کی طرف سے دائر کردہ نظر ثانی کی درخواست کو واپس لئے جانے پر تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی نے کہا ہے کہ عدالت کے اندر جنگ ختم ہو گئی ہے۔ باہر جنگ کا فیصلہ حکومت کرے گی عدالت کے باہر تنازعات کے خاتمے کا انحصار اب حکومت پر ہے۔

○ بوسنیا میں اجتماعی قبروں کی کھدائی کے بعد مسلمانوں کے درجنوں بے گور و کفن لاشے برآمد ہوئے۔ 20 رکنی تفتیشی ٹیم نے سربرے نیکا میں درجنوں اجتماعی قبروں سے لاشیں نکالنے کا کام شروع کر دیا۔ یہ کام تین ماہ تک جاری رہے گا۔

○ بلدیاتی انتخابات مخلوط کی بجائے جداگانہ طرز پر ہوں گے پنجاب اسمبلی نے منظور کئے جانے والے بل میں جونیجو لیگ کی ترمیم منظور کر لی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
4-30 تا 30-8 شام

مشورہ اور علاج مفت
11 جولائی تک جاری رہیگا
فرحت کلینک (ہومیو) خالی پلاٹ ہاؤس 1۔ ناصر آباد ربوہ

WORLD WIDE
PROPERTY CONSULTANTS
لاہور و گردونواح میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
F 71-75 فرسٹ فلور لبرٹی پلازہ لبرٹی مارکیٹ لاہور
فون: 5752532، 5753827
فیکس: 042-5752532

بھٹی ہومیو کلینک (اوقات آجکل)
دارالیمن: صبح ½8 تا 10 بجے
رحمت بازار: صبح ½10 تا 1 بجے شام ½5 تا 9 بجے
فون رہائش: 211186

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 487

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی 1 ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن۔ سلک صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں۔ نیز لیدر جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر: سید ناصر احمد
فون: دوکان: 434 گھر: 211244

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون ضعف جگر۔ گرمی جگر۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت 110/-
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

برائے فروخت
11½ مرلہ۔ تین دکانیں۔ مکان دو منزلہ۔ پختہ پچاس فٹ سڑک پر۔ فون۔ بجلی۔ پانی۔ سوئی گیس۔
زندگی کی تمام سہولتوں کے ساتھ

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گول بازار ربوہ
فون: 212399 گھر: 211399

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام 30 روپے۔ 60 گرام 90 روپے۔ 100 گرام 150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) 250 روپے
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434 Fax: (04524) 534

بچوں کیلئے مفید و مؤثر ادویات

بے بی ٹانک
بچوں کی کمزوری سوکھا پن دستوں اور دانت نکلنے کی تکالیف کیلئے قیمت: Rs.20/-

مٹی چھوڑ کورس
بچوں میں کیلشیم کی کمی کو دور کرتا اور مٹی کھانے کی عادت کو چھڑواتا ہے
قیمت: Rs 35/-

بے بی گروتھ کورس
کمزور بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما اور جسمانی توانائی کے مفید کورس
قیمت: RS 45/-

چھوٹا قد کورس
قد چھوٹا ہونا۔ یونانی۔ بچوں اور نوجوانوں کی رکی ہوئی نشوونما کیلئے قیمت: 120/-

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی)
گولبازار۔ ربوہ
اپنے شہر کے سٹاکسٹ سے طلب کریں یا بذریعہ ڈاک منگوائیں
فون: ہیڈ آفس: 771 کلینک: 211054
ریذیڈنٹ کلینک: 606 سیلز آفس: 211283